

تقلید اور اتباع

سوال: کتاب جائزہ میں یہ عبارت آپ کی جانب منسوب ہے: ”میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لیے تقلیدنا جائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کوئی شدید تر جیز ہے۔“ اب غور کیجیے کہ، مثلاً حضرت سید عبدال قادر جیلانیؒ، حضرت امام غزالیؒ، حضرت محمد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سب مقلدین ہیں، تو کیا آپ کے نزدیک یہ حضرات صاحب علم نہ تھے؟

جواب: جو فقرہ نقل کیا گیا ہے، وہ میرا ہی ہے، لیکن ایک فقرہ جو میری کسی عبارت سے کسی بحث کے سلسلے میں نقل کر دیا گیا ہو، وہ مسئلہ تقلید کے بارے میں میرے مسلم کی پوری ترجیحی کے لیے کافی نہیں ہے۔ آپ جیسے ذی علم بزرگ سے یہ بات پوشیدہ نہ ہونی چاہیے کہ کسی شخص کا مسلم اس طرح کے فقروں سے اخذ کرنا درست نہیں ہے، خصوصاً جب کہ وہ شخص اپنے مسلم کو تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں دوسرے مقامات پر بیان کر چکا ہو۔ اگر اس طرح سے دوسروں کی عبارتوں میں میرا ایک ایک فقرہ دیکھ کر مجھ سے سوالات کیے جائے لگیں تو میری عمر جواب دہی میں صرف ہو جائے۔

آپ نے چونکہ زحمت اٹھا کر سوال فرمایا ہے، اس لیے محض جواب حاضر ہے: میں ’تقلید اور اتباع‘ میں فرق کرتا ہوں۔ اگرچہ آج کل علام ’تقلید‘ کو مجرد پیروی کے معنی میں بولنے لگے ہیں، مگر قدیم زمانے کے علام ’تقلید اور اتباع‘ میں فرق کیا کرتے تھے۔ ’تقلید‘ کے معنی ہیں دلائل سے قطع نظر کرتے ہوئے کسی شخص کے قول و فعل کی پیروی کرنا، اور ’اتباع‘ سے مراد ہے کسی شخص کے طریقے کو بر بناء و لیل پسند کر کے اس کی پیروی کرنا۔

پہلی چیز عامی کے لیے ہے اور دوسری عامم کے لیے۔ عامم کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ کسی امام کی پیروی کی قسم کھالے اور اگر کسی مسئلے میں اس امام کے مسلم کو اپنے علم کی حد تک کتاب و سنت سے اوفق اور اقرب نہ پائے، تب بھی اس کی پیروی کرتا رہے.....

آپ نے جن بزرگوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے اکثر کی کتابوں میں میں نے یہی بات پائی ہے کہ وہ جس امام کی پیروی بھی کرتے ہیں، دلائل شرعیہ کی بنا پر مطمئن ہو کر کرتے ہیں اور اپنے اس اتباع کے حق میں دلائل پیش فرماتے ہیں۔ باقی بزرگ جو کسی خاص مسلم کی پیروی کرتے ہیں، میں ان کے متعلق بھی یہی حُسن ظن رکھتا ہوں کہ وہ بھی اسی طرز کا اتباع کرتے ہوں گے۔

(سید ابوالعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد ۲، عدد ۱، محرم ۱۴۳۷ھ، اکتوبر ۱۹۵۶ء، ص ۱۳۸-۱۳۷)